

مسلم سلاطین کے مکاتیب

(ایک فنی جائزہ)

ڈاکٹر صابر آفاتی

انشاء، مکتوب، رسالہ، کتاب، نوشتہ، ورقہ، دستور اور نامہ خط کے معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ انشاء عربی لغت ہے جس کے معنی غیاث اللغات نے پیدا کرنا اور اپنی طرف سے کچھ کہنا دیئے ہیں۔ اشرف اللغات لکھتا ہے ”فارسیان اپنی را بمعنی عبارت و طرز تحریر استعمال کنند۔ در فرہنگہای زبان اردو انشاء بمعنی لکھا جانا، کسی کے احوال لکھنا، پیدا کرنا، قائم کرنا آمدہ است۔“

سبھی جانتے ہیں کہ خط کے لئے عام مروجہ لفظ نامہ ہے اور نامہ فارسی میں اس کا غلط کو کہتے ہیں جو کسی کو لکھا جائے۔ مگر اس وقت ہمارا موضوع گفتگو وہ خط اور نامہ ہے جو مسلم سلاطین کے عہد میں عموماً اور سلاطین ہند کے دور میں خصوصاً مروج تھا۔ اسلام میں نامہ نگاری کا آغاز بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان مکاتیب سے ہوا جو آپ نے بعثت کے بعد جزیرہ نمائے عرب کے ہمسایہ غیر مسلم بادشاہوں کو بھیجے۔ یہ مکاتیب فصاحت و بلاغت، اختصار، جامعیت اور اثر آفرینی کے اعتبار سے بے نظیر سمجھے جاتے ہیں۔ قرآن حکیم میں قلم اور اس کی تحریر کی قسم کھائی گئی ہے اس سے نامہ نویسی و انشاء پردازی کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب اسلامی قلمرو کی حدود وسیع ہوئیں تو فرماں روایان اسلام دور دراز کی ولایات اسلامیہ میں متعین گورنروں اور نائبوں کو وقتاً فوقتاً تحریری ہدایات بھیجے لگے، اس

طرح اسلامی سیکرٹریٹ وجود میں آیا جس میں منشی اور قاصد وغیرہ کے عہدے قائم کئے گئے۔ اب اسلامی دفاتر میں قلم قرطاس، مداد، مہر، دفتر، کی اصطلاحیں برقی جانے لگیں۔ اوریوں نامہ نگاری نے ایک مستقل ادارہ کی حیثیت اختیار کر لی۔

ایران میں نامہ نگاری و نامہ رسانی کا رواج ظہور اسلام سے پہلے موجود تھا جب پرچم اسلام سرزمین کیانی پر لہرانے لگا تو یہاں کے سلاطین نے سامانی دور سے لے کر قاجاری دور کے آخر تک نامہ نگاری کو ایک مستقل فن بنا دیا۔ ایرانی ادیبوں اور عالموں نے فن نامہ نویسی و دبیری پر بیسیوں کتابیں تالیف کیں۔ ان تالیفات میں منشی و دبیر کے اوصاف اور نامہ نویسی کے شرائط و آداب درج ہوئے۔ اب نامہ نگار کے لئے منشی، دبیر، کاتب، نویندہ اور مستوفی کے الفاظ استعمال ہونے لگے۔ فارسی کتابوں میں ایک مستقل باب دبیری پر مخصوص ہونے لگا۔

فن نامہ نویسی پر ایرانی معنفین کی جو تعانیف ہمیں ملتی ہیں ان میں سے چند اہم کتابیں یہ ہیں۔

- ۱۔ چہار مقالہ۔ نامہ نویسی کے فن پر یہ پہلی فارسی کتاب ہے جسے نظامی عروضی (متوفی ۵۵۱ھ) نے تالیف کیا اس کا ایک مقالہ فن دبیری پر ہے۔
- ۲۔ قابوس نامہ۔ اس کا مؤلف عنصر المعالی کیکاؤس ہے۔ قابوس نامہ کا انٹالیلوں باب دبیری و نامہ نویسی کے قواعد و ضوابط کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔
- ۳۔ سیاست نامہ۔ نظام الملک کی اس تالیف کا پندرہواں باب آئین دبیری سے متعلق ہے۔
- ۴۔ التوسل الی الرسل۔ یہ کتاب بہائی بغدادی کی تالیف ہے اس کے فروع میں نامہ نویسی پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

۵۔ نقائس الفنون۔ محمد بن محمد دآملی (متوفی ۷۲۵ھ) اس کا مؤلف ہے۔ کتاب کا ایک باب فن نامہ نویسی سے مخصوص ہے۔

۶۔ دستور الکاتب۔ اس کا مؤلف محمد بن ہندو شاہ ہے اور یہ ۷۵۵ھ-۷۶۶ھ کے درمیانی عرصہ میں قلم بند ہوئی۔

۷۔ صحیفہ شاہی۔ حسین واعظ کا خفی (متوفی ۸۸۶ھ) کی اس تالیف میں خط لکھنے کے فن پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

۸۔ محزن الانشاء۔ یہ بھی مؤلف مذکور ہی کی تالیف ہے۔ اس میں ادبی انشاء پر تفصیل ملتی ہے۔

فن نامہ نگاری کی مقبولیت و رونق کا زیادہ تر انحصار حکومت کے استحکام، علم و ادب کی فراوانی، منشیوں کی حوصلہ افزائی اور روالبط کی رنگارنگی پر ہوتا ہے۔ جب برصغیر پاک و ہند میں اسلامی حکومت قائم ہوئی تو یہاں کے مسلم سلاطین کو خط و کتابت اور مراسلت کی ضرورت پیش آئی۔ اس کے بعد مغل بادشاہوں کے عہد میں مکاتبت کو اور فروغ حاصل ہوا۔ ان حکومتوں نے مستقل سیکرٹریٹ قائم کیا جسے ادارہ دیوان کہا جانے لگا۔ زیر نظر ادارہ میں سرکاری زبان فارسی تھی۔ لہذا دربار سے وابستہ مسلم و غیر مسلم منشیوں نے اس فن پر فارسی میں متعدد بلند پایہ کتب یادگار چھوڑی۔ ہم یہاں ان تصانیف میں سے چند ایک کا مختصر تعارف ضروری سمجھتے ہیں۔

۱۔ اعجاز خسروی۔ اس کے مؤلف مشہور شاعر حضرت امیر خسرو (متوفی ۷۲۵ھ) ہیں۔ کتاب کے ابتدائی چار ابواب میں دبیری و انشاء پر دازی پر بحث کی گئی ہے۔

۲۔ مناظر الانشاء۔ یہ عماد الدین محمود گواں (متوفی ۸۸۶ھ) کی تالیف ہے۔ جس میں مکتوب نگاری پر مفصل اور مفید بحث کی گئی ہے۔

۳۔ خود کاشت۔ ملا طغریٰ مشہدی نے اس تالیف میں کتابت و نامہ نویسی

کے اسرار و رموز اور قواعد و ضوابط سمجھائے ہیں۔

۴۔ داد سخن۔ یہ خان آرزو (متوفی ۸۰۹ھ) کا رسالہ ہے۔ اور اس میں خط لکھنے کے طریقے لکھے گئے ہیں۔

علاوہ انہیں حکیم یوسی کی بدیع الانشاء، ابوالقاسم خان تمکین الحسینی کی منشات، ہر کرن طنائی کی انشائے ہر کرن، محمد صالح کنبوہ لاہوری کی بہار سخن، چندر بھان برہمن کی منشات برہمن، شاہ فخر تنوچی کی جامع القوانين، شیر علی لاہوری کی انشائے فیض بخش، محمد امین کی مجمع الانشاء، مولانا کمال الدین محمد کی رقصات خاتم الکلام، اور منشی شیخ یار محمد قلندری کی دستور الانشاء مکتوب نگاری کے فن پر مشہور تالیفات ہیں۔ جن دیروں نے مستقل تالیفات یا دیگر نہیں چھوڑیں اُن کے مکاتیب موجود ہیں۔ اس سلسلے میں اکبر کے چیف سیکرٹری ابوالفضل علامی کا نام لیا جاسکتا ہے۔ ”مکاتبات علامی“ اور ”رقعات ابوالفضل“ نامہ نویسی میں اس کی قابلیت و مہارت پر شاہد عادل ہیں۔ اس ضمن میں ملا عبدالکریم کشمیری کی مثال بھی دی جاسکتی ہے جو نادر شاہ کا سیکرٹری اور پھر وزیر اعظم رہا۔ مندرجہ بالا تالیفات میں دیرو نامہ نویس کی جو خصوصیات درج کی گئی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ چاہیے کہ دیبر کریم الاصل دقیق النظر، عمیق الفکر اور مناسب الرائی ہو، اسے ادب سے حصّہ وافر ملا ہو۔ وہ قیاسات منطقی سے بیگانہ نہ ہو اور وہ ابنائے زمانہ کے مراتب جانتا ہو۔

۲۔ نامہ نگار کو چاہیے کہ وہ استعمال لغات کے قواعد اور ترکیب کلمات کے طرز سے آشنا ہو۔

۳۔ کاتب نگارش کی اغلاط سے پرہیز کرے اور ادراک معانی کے لئے کسی پیچیدہ و مشکل روش کو نہ اپنائے۔

۴۔ خط میں منطقی ترتیب موجود ہو۔ مقدمات و نتائج میں علت و معلول کا تعلق

برقرار رکھا جائے۔

۵۔ منشی کا خیال مرکز ہو، تاکہ خط میں پراگندگی راہ نہ پائے۔

۶۔ نویندہ معانی بکر اور ترکیبات نو کا استعمال خوب جانتا ہو۔

۷۔ مکتوب کے الفاظ کم ہوں اور معانی زیادہ۔ چونکہ خط اپنے لئے نہیں دوسروں کے لئے ہوتا ہے لہذا سخن غامض سے احتراز کیا جائے۔

۸۔ خط کو استعارات، آیات قرآنی اور احادیث رسولؐ سے مزین کیا جائے۔

اب آئیے اسلامی عہد کے خطوط کی اقسام پر ایک نظر ڈالیں۔ سبھی ممالک اسلامی کے خطوط کا جائزہ پیش کرنا ممکن نہیں۔ اس وقت ہم انہی مکاتیب پر گفتگو کریں گے جو سلاطین ہند اور ان کے منشیوں کی طرف سے لکھے گئے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مغل بادشاہ خود شاعر، ڈائری نویس، علم کے دلدادہ اور عالموں کے سرپرست تھے۔ ان کے عہد حکومت میں درجنوں بلند پایہ کاتب و نامہ نویس پیدا ہوئے۔ اور بیسیوں کتابیں اس فن پر لکھی گئیں۔

مسلم شاہان ہند کے مکاتیب کو سلطانیات اور اخوانیات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ سلطانیات سے مراد ایسے خطوط ہیں جو سلاطین و امرا کی طرف سے ان کے ہم پایہ یا ماتحت شخصیتوں کو بھیجے جاتے تھے۔ اخوانیات میں وہ خطوط آتے ہیں جو لوگوں کے مختلف طبقات آپس میں ایک دوسرے کو لکھتے تھے۔

سلطانیات میں خطوط کی یہ دس اقسام شامل ہیں :-

۱۔ فرمان۔ وہ خط جو بادشاہ کی طرف سے شاہزادے یا کسی بڑے مرتبہ کے کسی افسر کو لکھا جاتا۔

۲۔ نشان۔ ایسا خط، نشان کہلاتا تھا جو خاندان سلطنت کے کسی فرد کی طرف سے بادشاہ کے علاوہ کسی اور کو لکھا جاتا۔

۳۔ عرضداشت۔ ایسا خط جسے شاہزادہ یا کوئی اور آدمی بادشاہ کے حضور بھیجتا یا شخصاً پیش کرتا۔

۴۔ فتح نامہ۔ گورنر کی طرف سے بادشاہ کو بھیجا جانے والا خط فتح نامہ کہلاتا تھا۔

۵۔ حسب الحکم۔ یہ وہ خط ہے جسے وزیر اپنی طرف سے مگر بادشاہ کے حکم سے تحریر کرتا۔

۶۔ رمز۔ ایسی عبارت یا جملہ جسے بادشاہ کا غز پر لکھ کر اپنے سیکرٹری کو دے دیتا۔ پھر سیکرٹری اس رمز کی روشنی میں خط مکمل کر کے متعلقہ آدمی کو ارسال کر دیتا۔

۷۔ سند۔ گورنر وغیرہ کی تقرری کا آرڈر سند کہلاتا تھا۔

۸۔ دستک۔ تبار کو سامان تجارت لانے لے جانے کے لئے جو پروانہ راجہ داری دیا

جاتا۔ اسے دستک کہتے تھے۔ دربار یا فوجی چھاؤنی میں کسی کے وارد ہونے کے اجازت نامہ کو بھی دستک ہی کہا جاتا تھا۔

۹۔ رقعہ۔ سبھی سرکاری خطوط خاص طور سے مختصر خط کو رقعہ کہتے تھے۔

۱۰۔ محضر۔ کسی مقدمہ کی وہ مفصل رپورٹ جو بادشاہ یا گورنر کو پیش کی جاتی۔

ان دس اقسام کے علاوہ اسلامی عہد میں عہد نامہ، تہنیت نامہ اور تعزیت نامہ وغیرہ

کا رواج بھی رہا ہے۔ مغلوں کے عہد میں منشیوں نے خط اور فرمان حکومت کو ایک مشکل اور

پیچیدہ فن بنا دیا تھا۔ اس دور کے فراین تقرری میں جن باتوں کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا اس

کے اعتبار سے خط کے چھ اجزا ہوتے تھے۔

(الف)۔ خدا کی حمد و ثناء

(ب)۔ نبی اکرمؐ پر درود و سلام۔

(ج)۔ کسی خاص ہنر کی اہمیت کا اظہار۔

(د)۔ ان افراد کی تعریف جو کسی خاص ہنر و فن میں مہارت رکھتے ہوں۔

(ه)۔ اس آدمی کا ذکر جس کے نام فرمان جاری کیا جا رہا ہو۔

(و)۔ ہنرمند کے لئے سفارش۔

جب ۱۸۵۷ء میں آخری مغل حکمران کے سر سے تاج سلطنت برطانیہ کے اٹھائی گئی تو ملنے ایک لیا تو پھر نہ وہ دربار رہا نہ وہ دبیر، نہ جلال بادشاہی رہا نہ انشا پر دازوں کا اٹھا اٹھا ہاتھ۔ اب خط کون لکھتا اور کسے لکھا جاتا۔ انگریزی کے آنے سے خط و کتابت کا نیا نظام شروع ہوا جو آج تک ہمارے سرکاری و نیم سرکاری دفتر اور محکموں میں جاری ہے۔ سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد خط لکھنے کی صدیوں پرانی اسلامی روایت ختم ہو گئی۔ مگر برصغیر کے درجنوں مسلم والیان ریاست کے ہاں قدیم مراسلت کا سکھ ہی رواں رہا۔ مسلم بادشاہت کا پرچم سرنگوں ہوا تو مرزا غالب جیسے آزادہ و خود بین درویشوں نے اپنے دوستوں کو حکایات نون چکاں لکھنے کی غرض سے خط لکھنے کی نئی طرح ڈالی۔ پھر تو برصغیر پاک و ہند کے ہر ٹرے شاعر و ادیب اور مؤلف و محقق نے اردو میں ہزاروں مکاتیب لکھے جو ہمیشہ ادب کی جان اور ہمارے ماضی کے ترجمان رہیں گے۔